سوال

(385) لڑکی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو بکر صدیق نیازی میاں والی سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پر لڑکی کو جہیز دینے کا عام رواج ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ کچھ لوگ اسے لعنت قرار دیتے ہیں۔ اگر جائز ہے تو کس حد تک اس کی اجازت ہے۔ قرآن وحدیث کی رو سے وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لہ لڑکی کو جہیز دینے کے سلسلے میں ہم افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ حالانکہ یہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔ جس میں انتہا پسندی درست نہیں ہے۔ البتہ یہ ایک فطری بات ہے۔ کہ جب والد اپنی لخت جگر کو شادی کے موقع پر گھر سے رخصت کرتا ہے تو حسب استطاعت کچھ سامان دینا دونوں کے لئے باعث فرحت وانبد

ب جاباب کی حالفاظ اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان۔ پھر حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو چادر مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں روئی کی بجائے اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ بطور جہیز دیا (کتاب النکاح) اس وقت آپ نے جو سامان دیا اس کے لئے لفظ ''جھز'' استعمال کیا۔

مد: 1/104)

ملی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لیا تو وہ حبشہ میں تھیں حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نکاح پڑھایا پھر چار ہزار درہم اپنی طرف سے بطور حق مہر دیا اس کے ساتھ اپنی گرہ سے جہیز کا بھی بندوبست کیا حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''ثم جہزہا من عندہ..... وجہازہا کلہ من عند النجاشی ولم یرسل الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیٔ'' (مسند امام احمد: 4/427)

ں اللہ تعالیٰ عنہا کا جہیز حضرت نجاشی کی طرف سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی بندوبست نہیں کیا امام احمد کی ان احادیث پر احمد بن عبد الرحمٰن البنا الساعاتی با یں الفاظ عنوان قائم کرتے ہیں۔ ''باب ماجاء فی الجہاز'''' جہیز دینے کا بیان'' احادیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہیز کے متعلق میانہ روی اختیار کی جائے صرف ضروریات کے پیش نظر اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ مبالغہ آمیزی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمارے اس دور میں تو اس کے متعلق بہت اسراف کیا جاتا ہے۔ جس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں بلکہ لوگ فخر ومباہات کرتے ہیں

علامہ ساعاتی نے ان قباحتوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ہمارے معاشرے میں در آئی ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ جہیز دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

1۔ اسے شادی کا جزو خیال نہ کیا جائے۔ کہ اس کے بغیر شادی نامکمل رہتی ہو۔

2۔ لڑکے والوں کی طرف سے کسی قسم کا مطالبہ نہ ہو خود والد اپنی خوشی سے جو دینا چاہے دے دے۔

3۔ خود والد بھی حسب استطاعت دے ایسا نہ ہو کہ بچی کے ہاتھ پیلے کرنے کے لئے زندگی بھر قرض کے نیچے دبا رہے۔

4۔ جو کچھ دینا چاہے نہایت سادگی سے خاموشی سے دے دیا جائے اسے شہرت نمود ونمائش اور فخر ومباہات کا زریعہ نہ بنایا جائے۔

5۔ اس سلسلے میں عدل وانصاف سے کام لیا جائے۔ باقی بچوں اور بچیوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔

6۔ سامان جہیز کے عوض بچی کو قطعی طور سے وراثت سے محروم نہ کیا جائے۔

7۔ کوئی ناجائز چیز یا جس کا استعمال ناجائز ہو اسے جہیز میں نہ دیا جائے۔ مثلاً ٹی وی اور وی سی آر وغیرہ باالفاظ دیگر فضولیات کے بجائے صرف ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ یہ بات جو مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ فروخت کر کے سامان جہیز خرید اگیا تھا اس کے متعلق کوئی حوالہ ہمارے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:397